



سوال

(437) خاوند کا اپنی کام کاج اور اس کی اور بچوں کی خدمت سے عاجز بیوی کو خادمہ لے کر دینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بیوی اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق اور گھر کے کام کاج سے عاجز آگئی ہے، وہ چاہتی ہے کہ اس کی کوئی خادمہ ہو تو کیا اس کا شوہر اس کو خادمہ رکھ دے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

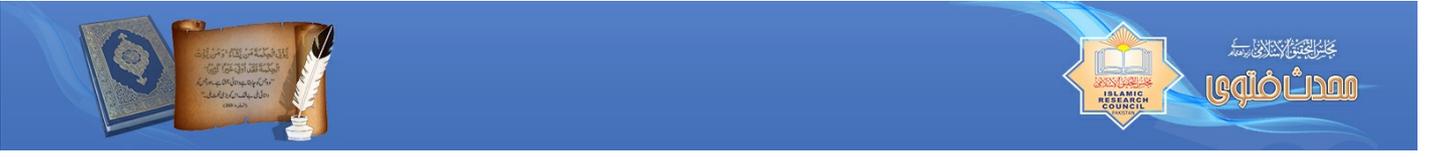
نوکرانی رکھنے کا مسئلہ فخر و تکبر کے اظہار کا ذریعہ بن چکا ہے اگرچہ بیوی کو اس کی ضرورت نہ بھی ہو۔ اکثر اس سے صاحب خانہ، اس کے جوان بیٹوں اور نوکرانی کے درمیان زنا کاری جیسے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مرد نوکروں کو گھر میں رکھنے سے گھر کی عورتوں کے لیے فتنہ کھڑا ہوتا ہے لہذا انتہائی ضرورت کے بغیر گھروں میں نوکرانیاں نہیں رکھنی چاہئیں، اور پھر نوکرانیوں کے ساتھ ان کے محرم بھی ہونے چاہئیں۔ مذکورہ عورت گھر کے کام کاج کی کثرت کی وجہ سے خادمہ رکھنا چاہتی ہے خاوند کو کسی قدر مناسب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے کہے: میں ایک اور مسلمان خاتون سے شادی کرنے والا ہوں جو گھر کے کام کاج میں تیرا ہاتھ بٹائے گی اس وقت یہ بیوی خادمہ رکھنے کے مطالبے سے دست بردار ہو جائے گی۔

اور فی الحقیقت یہ ایک نفع مند علاج ہے جو مرد کو فائدہ دے گا، پس جتنی زیادہ بیویاں ہوں گی اتنا ہی اس کے لیے بہتر ہے اور جب آدمی ان کے حقوق ادا کر سکتا ہو تو اس کے لیے متعدد بیویاں ایک بیوی پر اکتفا کرنے سے بہتر ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَزَوُّجُوا الْوُدُودَ الْوُدُودَ فَإِنِّي مُكَافِّرٌ بِكُمْ الْأُمَّمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" [1]

"محبت کرنے والی، زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت ظاہر کروں گا۔"

اور جب انسان کو دو بیویوں میں کھڑے ہونے والے معاملات کا ڈر ہو تو ہم اس کو کہتے ہیں: تیسری بیوی لے آؤ، پہلی دو بیویوں کا جھگڑا ٹھنڈا پڑ جائے گا اور یہ عام مشاہدے کی بات ہے، اسی لیے لوگ کہتے ہیں: تین بیویوں والے دو بیویوں والوں سے زیادہ آسانی میں رہتے ہیں اور اگر تین بیویوں میں بھی جھگڑا شروع ہو جائے تو ہم چوتھی لے آتے ہیں۔ (فضیلت الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)



[1] - صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (3227)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 374

محدث فتویٰ